رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ میٹا ہی تیرا ۔۔۔ جو ہوگا اکیدن محبوب میرا
کروں گا دور اس سے اندھیرا ۔۔۔ دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی ۔۔۔ فسبحان الذی اخزی الاعادی

خریدار نمبر ۱۶۹ تاریخ اجراء ا
جناب محمد فیروز الدین صاحب
علی پور ڈاکخانہ کبیر والہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶
(ضلع ملتان)
P.O. Kabirwala
"اخبار فاروق قادیان"

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر و پروپرائیٹر خاکسار قاسم علی

فاروق

جلد ۲ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۲۲ مارچ ۱۷ء | نمبر ۱۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ جلسہ انجمن احمدیہ میرٹھ

جلسہ انجمن احمدیہ میرٹھ کا سالانہ جلسہ ۹ تا ۱۱ مارچ شکلہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ اس جلسہ پر حسب الحکم حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب و اخیم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے وفاک رائیڈ یٹر فاروق قادیان سے گئے تھے اور دہلی سے مولوی عمر الدین صاحب شملوی رامپور سے اخیم خانصاحب ذوالفقار علیخان و برادرم قاسم علیخان صاحب تشریف لائے انجمن ضلع مظفر نگر سے بھی احباب تشریف لائے تھے جملہ ۔ کے لوجماعت میرٹھ نے اپنی ہمت سے بڑھکر بہت سرگرمی سے اہتمام کیا تھا

جلسہ گاہ چھاؤنی اور شہر کے درمیان جلسے کے لئے جگہ مقرر ہوئی تھی جلسہ گاہ میں شامیانے اور قناتیں لگا کر سامعین کے لئے کرسیوں کا فرش لگایا گیا تھا شہر اور چھاؤنی میں اشتہار تقسیم کر دئے تھے نو بجے صبح سے لیکر ۱۲ بجے دوپہر تک پھر ۳ بجے بعد دوپہر سے لیکر چھ بجے شام تک ۹ لغایت ۱۱ جلسہ

اجلاس ہوتے رہے ہر اجلاس کو آیات قرآن مجید سے شروع کیا جاتا تھا بعد تلاوت قرآن مجید برادرم قاسم علیخان صاحب رامپوری (جو سلسلہ احمدیہ کے خوش گلو نعت خوان ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظمیں پڑھا کرتے تھے پھر لیکچر شروع ہوتا تھا۔

گورنمنٹ برطانیہ پہلے دن ۹ مارچ کو چوہدری فتح محمد صاحب سیال اور اخیم ذوالفقار علیخان صاحب رامپوری و حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب نے گورنمنٹ عالیہ برطانیہ کے احسانات کا نہایت تفصیل سے ذکر کر کے سامعین کو وفاداری کی ہدایت کی اور مذہبی طور پر ثابت کیا کہ از روئے قرآن و حدیث تمام مسلمان کہلانے والوں کو گورنمنٹ کے ساتھ دلی ہمدردی اور سچی وفاداری کا عملی ثبوت دینا چاہئے عقلی و نقلی دلائل سے سمجھایا کہ گورنمنٹ برطانیہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک قابل شکریہ نعمت ہے جسکا کفر اور انکار یا اس سے غداری و غیر وفاداری خدا تعالیٰ کے غضب کا موجب ہو کر دین و دنیا میں مسلمانوں کی لئے بربادی اور ہلاکت کا باعث ہوگی۔ چوہدری صاحب نے نہایت مدلل طور پر ثابت کیا کہ ترکی گورنمنٹ کے ساتھ میل اور ناجائز تعلق رکھنا ترکوں کو دانستہ تباہی میں ڈالنا ہے اور ہر ایک غیر مسلم بادشاہ کی مسلم رعایا اگر اپنے بادشاہ کے ساتھ دلی وفاداری اور سچی فرمانبرداری اور حقیقی ہمدردی نہیں رکھتی وہ ضرور دین و دنیا میں قابل ملامت اور مستوجب غضب الٰہی ہے اور ایسی رعایا کبھی فلاح کا موجہ نہیں دیکھ سکتی اسی طرح خانصاحب ذوالفقار علی خان نے گذشتہ حکومتوں کے ساتھ موجودہ حکومت کا مقابلہ کر کے دکھایا کہ اس مجسم رحمت گورنمنٹ کے زیر سایہ اتنے زیر بار احسانات ہوتے ہوئے بھی اگر کوئی قوم یا فرد اس حکومت کا بد اندیش ہے تو وہ نہایت ہی کمینہ اور ناپاک انسان ہے اور ملک و قوم کا دشمن۔ یہ تقریریں سامعین نے نہایت دلچسپی سے سنیں بعد اختتام لیکچر چوہدری صاحب نے نہایت درد دل سے گورنمنٹ برطانیہ کی فتح و ظفر کی دعا کی اور سامعین نے زور سے آمین کہی۔

ضیاء الاسلام پریس قادیان میں باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب جادیانی ایم قاسم علی نے چھپوا کر شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکچرز

دوسرے روز خاکسار ایڈیٹر فاروق کا لیکچر وفات مسیح ناصری علیہ السلام پر اور حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب کا صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر ہوا تیسرے دن اخویم چوہدری فتح محمد صاحب سیال کا لیکچر حضرت اقدس مسیح موعود کی الہامی پیشگوئیوں پر اور برادرم مولوی عمر الدین صاحب کا خاتم النبیین و لا نبی بعدی پر ہوا۔ یہ لیکچر اپنی شان میں نہایت مدلل اور عام فہم دلچسپ تھے۔ چوہدری صاحب نے نہایت عمدگی سے یہ بتایا کہ خدا کے نبیوں کی پیشگوئیاں دو قسم کی ہوتی ہیں ایک وقتی جو بطور شہب کے ہوتی ہیں جیسے کہ ستارے رات کو ٹوٹتے ہیں تو یک لخت ایک تھوڑی سی دیر کیواسطے روشنی پھیلی جاتی ہے۔ مگر پھر بہت جلد غائب ہو جاتی ہے۔ دوسری قسم کے نشان بطور سورج کے ہوتے ہیں جو ہمیشہ رہتے ہیں اور اسوقت لوگ دیکھ سکتے ہیں سو ایسی پیشگوئیوں سے سبق حاصل کرنا چاہئے جو ہر وقت اور ہر زمانہ میں اپنی صداقت ظاہر کرتی رہتی ہیں پھر چوہدری صاحب نے حضرت صاحبؑ کی وہ پیشگوئیاں جو ہر وقت حضورؑ کی شہادت دے رہی ہیں شرح و بسط کے ساتھ بیان کیں جیسا کہ یاتیک من کل فج عمیق اور یاتون من کل فج عمیق کی پیشگوئیاں ہیں ایسا ہی مصلح موعود اور پسران موعود کی پیشگوئیاں تفصیل سے سنائیں مولوی عمر الدین صاحب نے بھی نہایت ہی خوش اسلوبی سے آیت خاتم النبیین کی تفسیر اور حدیث لا نبی بعدی کی حقیقت کھول کھول کر بیان کی اور ثابت کر دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپکی کامل اتباع اور پیروی سے فنافی الرسول کے مقام پر پہنچکر آپکا ایک سچا امتی کمالات نبوت حاصل کر سکتا ہے اور مسیح موعود علیہ السلام بحکم خدا و رسول اس اطاعت اور اتباع کی کامل نظیر اور کامل فرد ہے اور وہ نبی ہے بغیر کسی جدید شریعت کے یہ آخری تقریر تھی جس پر جلسہ ختم ہوا۔ اور دعا کی گئی

عاملان بالحدیث

میرٹھ کے اہلحدیث نے ہر جلسہ میں اپنی حرکات مذبوحی کا بڑھ بڑھ کر مظاہرہ دکھایا اور چند نا اہل طلباء کو ایک بد حواس نابینا جو اپنا نام حافظ اکبر بتاتا تھا ساتھ لیکر آجاتا تھا اور اپنا ہوا لیکچروں کے درمیان چیخ و پکار کرتا رہتا تھا جس پر بار بار اسکو روکا گیا مگر وہ جو تمام احمدیوں سے عموماً اور اہل دارالامان سے خصوصاً قلبی محبت ہے وہ زبان قلم سے ادا نہیں ہو سکتی آپنے اخراجات جلسہ میں مالی اعانت فرما کر ثواب حاصل کیا اور ہر وقت مہمانوں کے پاس تشریف رکھتے رہے اللہ تعالےٰ آپکو ہر ایک ابتلاء سے بچائے اور اپنے رحم و فضل کی بارش انپر برسائے آمین۔ تیسرا عزیز میر محمد عمر تھا جس کو دہلی سے لینے آنے کے واسطے لکھدیا تھا۔ اور خیر صاحب نے بھی اس کو بلا لیا تھا وہ ایک روز پیشتر ہم سے میرٹھ پہنچ چکا تھا اسکے سپرد رہائش مہمانان والے مکان میں مہمانوں کی خدمت تھی اس عزیز نے پہلے اسٹیشن پر مہمانوں کا استقبال کیا پھر مکان پر ہر ایک خدمت بجا لاتا رہا۔ صبح کی نماز کے وقت وضو کیلئے پانی گرم کرنا اور چاء وغیرہ خود پکا کر تمام مہمانوں کو پلانا پھر کھانے کے وقت کھانا کھلانا پھر ہر ایک جلسہ میں حاضر رہنا اور بے عذر ہر ایک خدمت کو بجا لانا اسکی سعادت اور اخلاص کی دلیل ہے اللہ تعالےٰ اس پر بڑے بڑے فضل کرے اور اپنی محبت کامل عطا فرماوے اور دین و دنیا میں کامیاب رکھے آمین۔ یہ نامناسب ہوگا کہ اگر برادرم حامد حسین خاں صاحب پیشکار اور ڈاکٹر محمد صدیق صاحب بائیسکل والے اور مولوی عبدالواحد خان صاحب اور داروغہ عبدالحمید صاحب پنشنر اور حکیم عبدالصمد صاحب و عزیز الطاف حسین صاحب کا شکریہ ادا نہ کیا جاوے ان دوستوں نے بھی اپنے کام کاج چھوڑ کر جلسہ کے کاموں میں بڑے قدمے حصہ لیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ ماسٹر نور دین صاحب مرحوم برادر شیخ عبدالرشید صاحب بھی قابل شکریہ ہیں جنہوں نے باوجود غیر احمدی ہونے کے ہر طرح کی امداد اہل جلسہ کو دی اور اجلاسوں میں شریک ہوتے رہے اللہ تعالےٰ سب کو جزاء خیر دے آمین

تعداد سامعین

بوجہ تیوہار ہولی کے حاضرین جلسہ کی تعداد دو تین سو کے قریب رہی ایک یہ فروگذاشت بھی رہی کہ جلسہ کے اشتہار کافی تعداد میں شائع نہیں ہوئے۔ اور نہ پروگرام جلسہ شائع کیا گیا جس سے سامعین کثرت سے شامل نہ ہو سکے۔

تیسری اطلاع

جن احباب کا چندہ چار ماہ کا ابتدائے دسمبر ۱۵ء تھا وہ ۲۹ مارچ کے پرچہ کے ساتھ ختم ہو جائیگا لہذا یہ تیسری یاد اطلاع دیجاتی ہے کہ شروع اپریل

شکریہ احباب

احباب میرٹھ نے جس اخلاص اور شوق سے یہ جلسہ کیا وہ نہایت ہی قابل قدر تھا میرٹھ کی غریب جماعت اور اتنا شاندار اہتمام یہ بجز اخلاص کے ناممکن تھا خصوصاً اخویم شیخ عبدالرشید صاحب اور ان کے تمام گھر والے زن و مرد جو مہمان نوازی کی خدمات اور جلسہ کے اہتمام میں مصروف رہتے تھے سب سے زیادہ قابل شکریہ ہیں۔ شیخ صاحب معہ اپنے صاحبزادے میاں بشیر کے انتظام جلسہ مہمان نوازی میں ہمہ تن مصروف رہتے تھے ہر ایک سامان متعلق جلسہ انہوں نے فراہم کر کے جلسہ گاہ کو سجایا۔ مہمانوں کی رہائش کے واسطے اپنا عالیشان مکان عطا فرمایا جس میں ہر ضروریات کا ذخیرہ پہلے سے مہیا کر رکھا تھا گھر میں ان کی اہلیہ صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ نے بڑے جوش و اخلاص سے تین یوم تک دن رات کام کر کے پر تکلف کھانے اپنے ہاتھ سے پکا کر کھلائے اور ایسا حق مہمانداری ادا کیا کہ تیس چالیس مہمانوں کو مرسوں احسان کر دیا ہر ایک وقت تین چار قسم کا اعلیٰ کھانا پکا کر جلسہ مہمانوں کو ٹھیک وقت پر کھلا کر ہر ایک کی دلی دعائیں لیں اسمیں شک نہیں کہ اگر شیخ صاحب یہ سب اہتمام اپنے ذمہ نہ لیتے تو میرٹھ کے دیگر احباب جو اکثر ملازمت پیشہ ہیں اس طرح اس جلسہ کو سرانجام نہ پہنچا سکتے شیخ صاحب خدا کے فضل سے صاحب عزت و جاہ و متمول زمیندار ہیں جو سلسلہ کے کاموں میں دل کھولکر جان و مال سے دریغ نہیں کرتے اللہ تعالےٰ آپکو اور آپکے اہلبیت و صاحبزادہ کو اجر عظیم عطا فرماوے اور ہمیشہ ان کا ناصر و معین حافظ و نگہبان رہے اور احمدیت کا کامل نمونہ انکو بنائے آمین۔ دوسرے دوست جناب ذوالفقار علیخان صاحب احباب میرٹھ کے لئے نعمت غیر مترقبہ تھے جو اس جلسہ کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان۔ ۲۲ مارچ ۱۹۱۷ء

غیر احمدی کا نماز جنازہ

(از قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری)

اس سوال کا جواب کہ حضرت مسیح موعود کے منکر کسی غیر احمدی کا جنازہ کوئی احمدی پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ اس جواب سے قبل یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ آپ کا دعوے کیا ہے۔ اور آپ کے منکر کس حکم کے ماتحت ہیں۔ پس اسی کے ذیل میں خود ہی یہ سوال حل ہو جاویگا۔ عرض ہے۔

حضرت مسیح موعود کا دعوے حضور کے الفاظ میں

(۱) میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے۔ اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸۰)

(۲) صریح طور پر مجھے نبی کا خطاب دیا گیا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰)

(۳) میں خدا تعالےٰ کے حکم کے موافق نبی ہوں (آخری خط مطبوعہ اخبار عام۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

(۴) خدا تعالیٰ نے میرا نام نبی رکھا ہے (آخری خط اخبار عام)

(۵) پس ہم نبی ہیں۔ (اخبار بدر۔ ۵ مارچ ۱۹۰۶ء)

(۶) ایسا ہی خدا تعالیٰ نے اور اسکے پاک رسول نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے۔ اور تمام خدا کے نبیوں نے اس کی تعریف کی ہے۔ اور اس کو تمام انبیاء کی صفات کاملہ کا مظہر ٹھہرایا ہے۔ (نزول المسیح ۴۸۰)

حضرت مسیح موعود کا فتویٰ اپنے منکرین کے حق میں

خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے۔ کہ ہر ایک شخص جسکو میری دعوت پہونچی ہے۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا مسلمان نہیں ہے۔ اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔ (خط بنام ڈاکٹر عبدالحکیم)

(۲) جماعت احمدیہ کو حکم دیتے ہیں کہ تمہیں دوسرے فرقے جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں۔ بکلی ترک کرنا پڑیگا۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۷۳)

(۳) خدا تعالیٰ نے یہی ارادہ کیا ہے کہ جو (اسمی اور رسمی) مسلمانوں میں سے مجھ سے الگ رہیگا وہ کاٹا جائیگا (اشتہار بنام سفیر روم)

(۴) وحی اللہ۔ "جو شخص تیری پروی نہیں کریگا۔ اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا۔ اور تیرا مخالف رہیگا۔ وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔ (اشتہار معیار الاخیار۔ مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء)

(۵) مبارک وہ جس نے مجھ کو پہچانا۔ میں اسکی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور اسکے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔ (کشتی نوح۔ صفحہ ۵۶)

(۶) منکرین کے حق میں فرماتے ہیں "جن سے خدا تعالےٰ ناراض ہے۔ اور جو اسلامی رنگ کے مخالف ہیں اسواسطے اللہ ان لوگوں کو (حقیقی مسلمان نہیں جانتا۔ جب تک وہ غلط عقائد کو چھوڑ کر راست پر نہ آجاویں۔ اور اس مطلب کے لئے خدا تعالےٰ نے مجھے مامور کیا ہے (تقریر احمدی غیر احمدی میں فرق

(۷) جو میرے مخالف ہیں۔ ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔ (نزول المسیح ۳۰)

(۸) جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ میرا نہیں بلکہ اس کا نافرمان ہے، جس نے میرے آنے کی پیشگوئی کی۔ ہاں چونکہ شریعت کی بنیاد ظاہر پر ہے۔ اسلئے ہم منکر کو مومن نہیں کہہ سکتے اور نہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ مواخذہ سے بری ہے۔ اور کافر منکر کو ہی کہتے ہیں۔ کیونکہ کافر کا لفظ مومن کے مقابل پر ہے ..... جس پر خدا کے نزدیک اتمام حجت نہیں ہوا۔ اور وہ مکذب اور منکر ہے۔ تو گو شریعت نے (جس کی بناء ظاہر پر ہے) اس کا نام بھی کافر ہی رکھا، اور ہم بھی اس کو باتباع شریعت کافر کے نام سے ہی پکارتے ہیں۔ مگر پھر بھی خدا کے نزدیک بموجب آیۃ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا قابل مواخذہ نہیں ہوگا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۸)

(۹) قریباً چار لاکھ انسان اب میرے ہاتھ پر اپنے گناہوں سے اور کفر سے توبہ کر چکے ہیں (تتمہ حقیقۃ الوحی ۱۷۰)

(۱۰) خدا تعالیٰ اسوقت چاہتا ہے کہ ایک جماعت تیار کرے۔ پھر جان بوجھ کر ان لوگوں میں گھس جن سے وہ الگ کرنا چاہتا ہے۔ منشاء الٰہی کے خلاف ہے۔

(الحکم جلد ۷ نمبر ۵، ۱۷ فروری ۱۹۰۳ء)

پس ثابت ہوا کہ حضرت احمد کا دعوے ہے کہ میں نبی اللہ ہوں۔ اور میرے منکرین نام کے مسلمان ہیں۔ کام کے مسلمان نہیں یا اسمی اور رسمی مسلمان ہیں۔ اور حقیقی مسلمان نہیں۔ خدا تعالیٰ بھی ان کو حقیقی مسلمان نہیں جانتا۔ اور میں بھی کہتا ہوں کہ حقیقی مسلمان نہیں۔ جو لوگ میرے منکر ہیں۔ ہم انکو مومن نہیں کہہ سکتے۔ اور کافر منکر ہی کو کہتے ہیں کیونکہ کافر کا لفظ مومن کے بالمقابل پر ہے۔ جن پر ابھی خدا کے نزدیک اتمام حجت نہیں ہوا وہ مکذب اور منکر ہے۔ شریعت اس کا نام بھی کافر رکھتی ہے اور ہم بھی باتباع شریعت اس کو کافر کے نام سے ہی پکاریں گے۔ ان میں سے قریباً چار لاکھ انسان میرے ہاتھ پر اپنے گناہوں اور کفر سے توبہ کر چکے ہیں۔ اور جو ان اسمی اور رسمی مسلمانوں میں سے مجھ سے الگ رہے گا وہ کاٹا جاویگا۔

حسب وحی الٰہی جو شخص میری پروی نہیں کرتا اور میری بیعت میں داخل نہیں ہوتا۔ اور میرا مخالف رہیگا وہ خدا اور رسول کا نافرمانی کرنیوالا جہنمی ہے۔ اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔

جماعت احمدیہ کو حکم دیتا ہوں کہ وہ تمام رسمی مسلمان جن کا تعلق دوسرے فرق اسلام سے ہے۔ انکو بکلی ترک کریں۔ کیونکہ وہ سب تاریکی میں ہیں۔ ان سے خدا ناراض ہے۔ کیونکہ اسلامی رنگ کے مخالف ہیں اور جب تک وہ ان غلط عقائد کو ترک نہ کریں جن میں کہ وہ مبتلا ہیں۔ اور اس راہ راست پر نہ آویں جسکی تعلیم میں دیتا ہوں۔ اور جسکے پہنچانے کے واسطے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں مامور ہوں۔ اس وقت تک وہ خدا کے نزدیک مسلمان نہیں ہیں۔ میرے میں قدر مخالف ہیں۔ قرآن کریم کے رُو سے بعض مغضوب علیہم ہیں۔ بعض ضالین ہیں اور بعض مشرک ہیں ؛

تحفہ بغداد میں حضرت مسیح ناصری کے نزول جسمانی ماننے والے لوگوں کو حضرت محمد خاتم النبیین کا کافر قرار دیا ہے۔ اور کسی دوسرے مقام پر ایسے عقیدہ رکھنے والوں کو مشرک کہا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ جب تک میں نہ آیا تھا۔ تو یہ مسئلہ محض ایک اجتہادی غلطی تھی۔ مگر جب سے میں آگیا ہوں۔ اور میں نے بدلائل وفات مسیح ناصری ثابت کر دی ہے۔ اور نزول مسیح کی حقیقت واضح کر دی ہے۔ تو پھر اسکے بارہ میں وہ اعتقادات رکھنا جو اسکو دوسرے رسولوں سے ممتاز کرتے ہیں۔ شرک ہے۔ اور ان کا ماننے والا مشرک ہے

لہذا جس قدر منکرین حضرت مسیح موعود ہیں۔ خواہ کافر ہوں یا مکذب ہوں یا متردد ہوں جب تک مصدقین کی جماعت میں داخل نہ ہوں۔ تب تک وہ یا تو مغضوب علیہم میں داخل ہیں یا ضالین ہیں یا مشرک ہیں۔ پس ان تینوں گروہوں میں وہ اس قابل نہیں کہ ان کا جنازہ دیدہ و دانستہ پڑھا جاوے۔ اور اس کی مغفرت کی سفارش اور استدعا خداوند عالم کی درگاہ میں کی جاوے ؛

قرآن کریم کا فیصلہ

قرآن کریم نے تو اس امر پر ایسا صاف فیصلہ فرمایا ہے کہ اسکے پڑھنے اور سننے کے بعد کسی مومن کو جرأت نہیں ہو سکتی۔ کہ کسی منکر حضرت مسیح موعود کا جنازہ پڑھے۔

ماکان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربی من بعد ما تبین لھم انھم اصحاب الجحیم۔ (سورہ توبہ) (ترجمہ) کسی نبی کی شان کے شایاں نہیں ہو سکتا (خواہ وہ نبی حقیقی ہو یا مستقل یا ظلی بروزی اور امتی) اور نہ اس کو ماننے والوں میں سے کسی مومن کی شان کے شایان ہو سکتا ہے کہ وہ کسی مشرک کے لئے دعائے مغفرت مانگے یا اس کا جنازہ پڑھے۔ اگرچہ وہ مشرک اس کا نہایت ہی قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ بعد اس کے کہ ان پر خوب واضح ہو چکا ہو کہ یہ مشرک لوگ اہل نار ہیں ؛

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کے لئے دعائے مغفرت طلب کی تھی۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ فعل اس کا محض اپنے اجتہاد اور عدم علم کی بناء پر تھا۔ اور انہی حالات کے ماتحت اس نے والد سے ساستغفر لک ربی کا وعدہ کر لیا تھا۔ مگر جس وقت خدا تعالیٰ نے اسکو وحی الٰہی سے منع کر دیا۔ اور واقعات نے بھی ثابت کر دیا کہ اس کا والد عدو اللہ ہے تو وہ اس سے بیزار ہوئے۔ اور اس عمل کو ترک کر دیا۔ جیسا کہ آیت ذیل سے ثابت ہے۔

ماکان استغفار ابراھیم لابیہ الا عن موعدۃ وعدھا ایاہ فلما تبین لہ انہ عدو للہ تبرأ منہ۔ ان ابراھیم لاواہ حلیم۔ (سورہ توبہ)

یعنے اگر حضرت ابراہیم نے اپنے والد کے واسطے دعائے مغفرت کی ہے۔ تو وہ محض ایک وعدہ کی بناء پر تھی۔ جو اس نے خاص اس سے (عدم علم کے ماتحت کیا تھا۔ مگر جب اس پر انکشاف حقیقت ہو گئی کہ وہ خدا کا دشمن اور نافرمان ہے۔ تو اس نے اس سے بریت ظاہر کر دی۔ اور حضرت ابراہیم نہایت نرم مزاج اور حلم والا انسان تھا۔

پس اگر کسی قرب کے نبی کے لئے کسی مشرک کے لئے دعائے مغفرت یا نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔ بلکہ حرام ہے۔ تو حضرت مسیح موعود جس کا دعویٰ ہے۔ کہ ہم نبی ہیں اور رسول کیونکر دیدہ و دانستہ اس فرمان الٰہی کے خلاف ان لوگوں کا جنازہ پڑھ سکتے تھے۔ جنکو وہ تین گروہوں میں آیات قرآن کریم کے ماتحت تقسیم کر چکے تھے۔ بعض کو مغضوب علیہم بعض کو ضالین اور بعض کو مشرک قرار دے چکے تھے۔ اور جبکہ آپ حضرت مسیح ناصری کے نزول جسمانی کے اعتقاد رکھنے والوں کو مشرک اور حضرۃ خاتم النبیین کا کافر قرار دے چکے تھے ؛

اگر حضرت صاحب نے محض کسی اجتہاد کی بناء پر ایسے لوگوں کا جنازہ پڑھنا جائز قرار دیا ہے۔ تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اجتہاد سے بڑھ کر نہیں مگر جب وہ صریح طور پر ان کو مشرک اور مغضوب اور ضالین کہہ چکے تو اسکے بعد ہرگز دیدہ و دانستہ کسی منکر کا جنازہ نہیں پڑھا بلکہ تمام اپنے ماننے والوں کو منع فرماتے رہے ؛

اگر کوئی اتفاقی ایسا ثابت بھی ہو۔ تو اسی رنگ میں ہوگا کہ کسی احمدی نے کہدیا کہ حضور میرا والد یا میری ماں یا میرا بھائی یا بیٹا یا فلاں رشتہ دار مر گیا ہے۔ حضور نماز جنازہ پڑھا دیں۔ تو آپ نے محض اسی حسن ظن پر کہ کہنے والا احمدی ہے۔ جسکے بارے میں کہتا ہے وہ احمدی ہی ہو گا۔ ورنہ کیوں جنازہ کے واسطے کہتا۔ آپ نے پڑھا دیا۔ اگر یہ امر کوئی جرم ہے تو صرف اس بدبخت اور بدقسمت احمدی کا کام تھا۔ جس نے حضرت صاحب کو واضح طور پر کھلے لفظوں میں نہ کہدیا کہ حضور مرنے والا آپ کا مصدق اور احمدی نہ تھا۔ بلکہ آپ کا منکر تھا۔ مکفر یا مکذب یا متردد تھا۔ جس کو آپ صاف الفاظ میں ہلاک شدہ قرار دے چکے ہیں۔ اور بسبب حضرت عیسیٰ ناصری کے نزول جسمانی پر ایمان رکھنے کے مشرک کہہ چکے ہیں۔ اور حضرت صاحب نے فرمادیا ہو کہ کیا ہوا۔ آخر مسلمان تھا۔ کلمہ گو تھا۔ اہل قبلہ توحید کا قائل تھا سیدنا محمد رسول اللہ کو نبی اور رسول مانتا تھا۔ کیا ہوا۔ اگر ہم کو نہ مانتا تھا ؛

اگر یہ صورت نہ تھی تو ہم کہتے ہیں۔ اگر آپ نبی تھے خواہ کسی معنوں میں ہوں یا کم از کم مومن تھے۔ تو آپ کی شان کے شایان نہ تھا کہ جن کو آپ مشرک قرار دے چکے تھے اور مغضوب علیہم یا ضالین کہہ چکے تھے۔ آپ ان کا جنازہ پڑھتے۔ اور ان کے لئے دعائے مغفرت طلب کرتے۔ اور قرآن کریم کے صریح فرمان کے خلاف کرتے ایسی صورت میں تو مسیح موعود ہونا تو درکنار رہا مومن بھی نعوذ باللہ ثابت نہ ہوئے ؛

قرآن کریم کہتا ہے۔ یا ایھا الذین امنوا لم تقولون ما لا تفعلون۔ کبر مقتا عند اللہ۔ ان تقولوا ما لا تفعلون (سورہ صف) اے مومنو تم ایسی بات بطور وعظ یا نصیحت یا عہد کیوں منہ پر لاتے ہو جس پر تم خود عامل نہیں ہوتے یا خود کرتے نہیں یا خود اسکے خلاف ورزی کرتے ہو۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ سخت بیزاری کی بات ہے کہ تم کہو کچھ اور کرو کچھ ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب حضرت صاحب جماعت کو ان کے جنازوں سے روک چکے تھے۔ اور ان کو ہلاک شدہ قرار دے چکے تھے اور انکے خلف میں اقتدا فی الصلوٰۃ تک حرام قطعی قرار دے چکے تھے۔ تو بھلا خود نعوذ باللہ واعظ بے عمل ہو کر ان کے جنازہ پڑھ سکتے تھے۔ کیا آپ اس حکم سے بھی ناواقف تھے۔ اگر ہم ایک منٹ کے لئے بھی تسلیم کر لیں کہ آپ نے اپنی تحریرات کے خلاف کیا۔ اور قرآن کریم کے صریح فرمان کے خلاف جن کو مشرک کہہ چکے تھے۔ دیدہ و دانستہ نماز جنازہ ادا کیا ہے۔ تو آپ تو مسیح موعودؑ ہونا الگ رہا۔ نعوذ باللہ مسلمان بھی ثابت نہیں ہوتے

سرسید احمد خان کا جنازہ

جسوقت سرسید احمد خان فوت ہوئے تو لاہوری اصحاب بذریعہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ مرحوم و مرنجان کی عالمگیر پالیسی کو مدنظر رکھ کر حضرت مسیح موعود سے استدعا کی۔ کہ آپ خود قادیان میں سرسید احمدؒ کا جنازہ پڑھا دیں۔ اور کل جماعت احمدیہ میں اعلان فرما دیویں کہ وہ بھی سرسید کا غائبانہ نماز جنازہ پڑھ لیں۔ اس طرح پر ہم عوام الناس کے قلوب کو مسخر کر لینگے۔ مگر جسوقت حضرت صاحب نے یہ استدعا سُنی۔ اور چونکہ آپ سرسید احمد خان کو خوب جانتے تھے۔ اسلئے آپنے اہل لاہور کی اس درخواست کو سخت حقارت سے دیکھا۔ اور بہت ناراض ہوئے۔ اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے حضرت صاحب کی اس ناراضگی کی اطلاع انکو دیدی۔ پس اگر نماز جنازہ مکفروں کا منع تھا تو ثابت کرنا چاہیئے کہ سرسید احمد خان نے کب فتاویٰ تکفیر پر دستخط کئے تھے یا انشاراتاً کنایتاً حضرت صاحب کو کافر قرار دیا ہے یا تکذیب میں لیکچر دئے یا مخالفت کی ہو۔

پس واضح ہو کہ جن لوگوں کے احوال سے حضرت صاحب واقف تھے۔ اور آپ کو ان کا علم تھا۔ آپنے کبھی بھی ان کا جنازہ نہیں پڑھا۔ اور نہ حکم دیا۔ ہاں جن کے احوال حضرت صاحب پر پوشیدہ رکھ کر مصدق ظاہر کر دئے گئے۔ آپنے اگر ان کا جنازہ ادا کیا یا حکم دیا۔ تو انکی وہی صورت ہے کہ جو میں پہلے واضح کر آیا ہوں ؛

حضرت نورالدین اعظم سے بھی جب سوال ہوا۔ کہ منکر مسیح موعود کا جنازہ ادا کیا جاوے یا نہ تو آپنے بھی جواب دیا۔ کہ میں نہیں جانتا۔ کہ وہ احمدی اس غیر احمدی کا جنازہ پڑھتے ہوئے کیا کہیگا۔ کہ الٰہی تیرا بندہ تھا پر اس مرنے والے نے انکی تصدیق نہ کی۔ اسلئے تو اس کو مغفرت کر ؛

پس ثابت ہوا کہ حضرت نورالدین اعظم نے بھی کبھی کسی غیر احمدی کا نہ خود جنازہ ادا کیا ہے۔ اور نہ دوسروں کو ایسا کرنے کا حکم دیا ہے ؛ اعظم

پس خدا سے ڈرو۔ اور حضرت صاحب پر اور نورالدین پر لم تقولون ما لا تفعلون پر دیدہ و دانستہ عمل پیرا ہونے کا افترا کرتے ہو۔

خدا سے کچھ ڈر و یارو یہ کیسا کذب و بہتان ہے

ایک خط بجواب چند سوالات

جو بحکم حضرت خلیفۂ ثانی لکھا گیا۔

سوالات کے جواب حسب ذیل ہیں :-

آپ کا یہ کہنا کہ حضرت مرزا صاحب نے خود فرمایا ہے کہ ہم کسی کلمہ گو کو کافر نہیں کہتے۔ اسلئے غیر احمدی کافر نہیں۔ خود مولوی محمد علی صاحب اور انکے رفقاء کے طرز عمل کے خلاف ہے۔ کیونکہ جو حضرت مرزا صاحب کو مفتری یا کافر کہتے یا سمجھتے ہیں انہیں تو وہ بھی کافر کہتے اور مانتے ہیں اب سوال یہ ہے کہ آیا وہ کلمہ گو نہیں۔ ان کلمہ گوؤں کو کافر کہتے ہوئے حضرت صاحب کے مندرجہ بالا ارشاد کی کیا تاویل کی جاتی ہے۔ اگر کہا جائے کہ یہ تو حدیث میں آیا ہے کہ مومن کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ تو پھر یہ قرآن مجید میں آیا ہے کہ نبی کا انکار کرنے والا سچا ایمان نہ لانیوالا کافر ہو جاتا ہے۔ پس ہم کسی کلمہ گو کو کافر نہیں کہتے۔ مگر جو حضرت مرزا صاحب کو مفتری یا کافر کہہ کر یا جانکر بھی یہ علامت ہے۔ کہ وہ بیعت نہیں کرتا یا مکفرین کے ساتھ وہ معاملات روا رکھے کہ جو مسلمانوں کے ساتھ روا ہیں۔ ان کی جماعت میں شامل ہے یا آپ کا منکر ہے خود کافر بنتا ہے۔ اُسے ہم مومن کیونکر کہہ سکتے ہیں ؛

(۲) آپنے لکھا ہے کہ مرزا صاحب حقیقی نبی نہیں مستقل نبی نہیں یہ بالکل صحیح ہے۔ مگر یہ الفاظ حقیقی اور مستقل نہ تو قرآن مجید میں آئے ہیں نہ احادیث میں۔ پس اسکے وہ معنے لئے جائینگے۔ جو حضرت اقدس نے کئے۔ حضور حقیقی اور مستقل صاحب شریعت اور براہ راست نبوت پانیوالے کو فرماتے ہیں۔ اور یہ ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مرزا صاحب نہ تو صاحب شریعت نبی تھے نہ آپ کی نبوت براہ راست تھی۔ بلکہ باتباع و بہ طفیل نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تھی اس حقیقت کو واضح کرنے کے لئے آپنے اپنے لئے مجازی۔ بروزی۔ ظلی کا لفظ اختیار فرمایا۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ حقیقت نبوت کیا ہے۔ نبوت کہتے کس کو ہیں قرآن مجید اور احادیث صحیحہ اور حضرت اقدس کی کتب سے یہی ثابت ہوا ہے۔ اور آپ الوصیت کو پڑھ لیں۔ جہاں اس تعریف پر کل نبیوں کا اتفاق بتایا ہے۔ وہاں لکھا ہے۔ کہ جب مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت و کمیت کے رُو سے کمال درجہ تک پہونچ جائے۔ اور اس میں کوئی کمی و کثافت باقی نہ رہے۔ اور کھلے طور پر اُمور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ تو اس کا نام نبوت ہے۔ اور چشمۂ معرفت بصفحہ ۱۸۰ فرمایا۔ نبی اس کو کہتے ہیں۔ جو خدا کے الہام سے بکثرت آیندہ کی خبریں دیں۔ پس جب یہ بات حضرت مسیح موعود میں پائی جاتی۔ اور یہ تعریف ان پر صادق آتی ہو تو انہیں کیوں نبی نہ مانیں۔ یہ کہنا کہ نبی کے لئے کتاب یا براہ راست ہونا شرط ہے۔ حضرت اقدسؑ کے قول ہی سے غلط ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ براہین احمدیہ حصہ پنجم کے صفحہ ۱۳۸ پر فرماتے ہیں۔ کہ شریعت کا لانا اسکے لئے ضروری نہیں۔ اور نہ یہ ضروری ہے۔ کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو۔ دوسرے مجدد بین اُمت محمدیہ میں اگر یہ حقیقت کما ینبغی پائی جاتی۔ تو ہم مان لیتے۔ مگر حضرت اقدس نے خود حقیقت الوحی میں فرمایا کہ وہ اس نام کے مستحق نہیں کیوں؟ کثرت مکالمہ مخاطبہ شرط ہے۔ اور یہ شرط ان میں نہیں پائی جاتی۔ اور پھر اس طرح امر ختم نبوۃ بھی مشتبہ ہوتا تھا۔ اسی وجہ سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے صرف آنیوالے مسیح کو نبی اللہ فرمایا۔ اور حضرت اقدس ایسی حدیث کو صحیح فرما چکے ہیں۔ پس قتل بروز سے دھوکہ نہ لگے۔ کہ یہ الفاظ اس حقیقت مستقل نبوت کے مقابل میں ہیں۔ جو پہلے زمانہ میں نبیوں کو براہ راست ملا کرتی تھی کیونکہ اب بالواسطہ ملتی ہے۔ یعنی بہ برکت اتباع نبی کریم

(۳) اسمہ احمدؐ والی پیشگوئی کے متعلق تین باتیں آپ نے لکھی ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے انا بشارۃ عیسےٰ۔ ابن مریم نے آپ کے آنے کی بشارت نہیں دی۔ مگر آپ انجیل کو دیکھیں۔ وہاں وہ بشارتیں ہیں ایک نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے۔ اور ایک اپنے عود۔ یعنی احمدؐ کے متعلق۔ احمد کی پیشگوئی کا مصداق مسیح موعود کو ماننا۔ اس کا مستلزم نہیں کہ نبی کریم بشارت عیسیٰ کے مصداق نہیں رہتے۔

مرزا صاحب اسکے مصداق ہوں تو آیات کے معنی ہی نہیں بنتے۔ میرے خیال میں یوں کہنا چاہیئے کہ رسول کریم اسکے مصداق بنائے جائیں تو معنے نہیں بنتے۔ کیونکہ یدعی الی الاسلام ظاہر کر رہا ہے۔ کہ یہ ایسے رسول کے متعلق ہے۔ جو داعی الی الاسلام ہے۔ مدعو الی الاسلام نہ کہ داعی الی الاسلام۔ اور اگر من اظلم ممن افتری سے مراد کفار لئے جائیں۔ تو ثابت کرنا چاہیئے۔ کہ کفار کے لئے بغیر اسکے کہ کوئی ان کا دعوے بیان ہو۔ افتری علے اللہ کا لفظ آیا ہے۔ پھر اسکے بعد کی آیت لیظہرہ علے الدین کلہ کے متعلق مفسرین کہتے آئے ہیں۔ کہ مسیح موعود کے زمانہ کے متعلق ہے۔ اور یطفئون نور اللہ بافواھھم کا زمانہ بھی اب ہی ہے۔ کیونکہ پہلے تو تلوار کا زمانہ تھا۔ تقاریر سے تو اب ہی دین پر حملے ہو سکتے ہیں۔ پس سیاق سباق سے واضح ہے۔ کہ یہ احمد کوئی ماتحت شریعت سابقہ رسول ہے جو مدعو الی الاسلام ہوگا نہ کہ داعی۔ (ج) آپ نے لکھا ہے کہ لما جب ماضی پر آئے۔ تو مستقبل کے معنے نہیں ہوتے یہ دعویٰ صحیح نہیں۔ آپ سورۂ یونس رکوع ۱۰ ملاحظہ فرمائیں واسئل الذین امنوا[1] لما اذا العذاب۔ یہاں ماضی بمعنے مستقبل ہے باوجود لما آنے کے۔ پھر سورۂ شوریٰ دیکھئے۔ وتری الظالمین لما رأوا العذاب یقولون ھل الی مردٍّ من سبیل۔ یہاں موقعہ بھی انتظار کا ہے۔ لما بھی آیا ہے۔ ماضی بھی ہے۔ پھر مستقبل کے معنے دیتا ہے۔ پھر آپ ارکے التنزیل میں دیکھیں۔ وہاں جاء کی فاعل ضمیر کا مرجع عیسیٰ ہے یعنے جب وہ عیسیٰ بن مریم آیا۔ اس صورت میں کوئی جھگڑا ہی نہیں رہتا۔ (الحکم)

[1] یہ قابل غور ہے کہ اگر لما ماضی کے لئے مخصوص ہوتا جیسا کہ اس مثال سے ہے تو مرزائی کی طرف کیونکر بنتا

اسمہ احمدؐ کے متعلق غیر مبائعین سے چند سوالات

از جناب منشی غلام حسین صاحب۔ احمدی احمد نگر

براہ مہربانی ہمارے غیر مبائع احباب مندرجہ ذیل سوالات کے جواب عطا فرما کر رفع اعتراض فرما دیں۔ تو موجب ثواب ہوگا۔

(۱) جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام "احمد" ہے تو کلمہ شریعت اور دیگر اوراد اور عبادت میں اس کا پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز نہیں تو کیوں؟

(۲) ہر نبی بعیت اپنے نام پر لیتا ہے یا صفاتی پر۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بعیت "محمد" نام پر لی۔ جب آپ کا نام "احمد" تھا تو بعیت آپ نے اس نام پر کیوں نہ لی۔ اور عبادات میں کیوں "احمد" نام نہ رکھا؟

(۳) آپ صاحبان کو اس امر کا بھی یقین ہوگا کہ عبادت وغیرہ کا جو طریق و طرز حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو سکھلایا۔ وہ وحی الٰہی کے مطابق ہے۔ نہ کہ ایجاد بندہ۔ پھر اس میں کیا حکمت ہے۔ کہ اصل نام "احمد" چھوڑ کر "محمد" نام ہر جگہ کلمہ اور درود اور نماز میں مقرر کیا گیا؟

(۴) اگر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نام "احمد" ہے۔ تو پھر حضرت مسیح موعود کے نہ ماننے والے غیر احمدی کیونکر ہوئے۔ اور مرزا صاحب کی جماعت کیوں خصوصیت سے احمدی قرار پائی۔ جب مسیح موعود کے نہ ماننے والے پہلے ہی "احمد" یعنے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مصداق ہیں۔ انکو پھر غیر احمدی کہنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ گو آپ نے غیر احمدیوں کے لئے ایک اہل "غیر از جماعت" کا لفظ ایجاد کیا ہے۔ مگر انکو احمدی کہنے سے کس بنا پر انکار کیا ہے؟

(۵) اگر مسیح موعود کا نام "احمد" نہیں۔ تو آپ نے (حضرت مسیح موعود) کیوں بعیت "احمد" نام پر لی۔

(۶) حضرت مولوی نور الدین رضؓ نے کیوں بعیت بموجب مندرجہ الوصیت "احمد" نام پر کی۔ اور کیونکر درس قرآن مجید میں "احمد" نام کا مصداق حضرت مسیح موعود کو قرار دیا۔

(۷) آپکے امیر مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے کیونکر "احمد" نام پر بعیت لینے کا اعلان اپنی نسبت اور دیگر خلفاء خود ساختہ کی نسبت پیغام میں شائع فرمایا۔

(۸) قرآن مجید کو نزل علے محمد کیوں اللہ تعالےٰ نے فرمایا نزل علے احمد کیوں نہ فرمایا؟

(۹) آپ سب صاحبان نے کیوں بعیت "احمد" نام پر حضرت مسیح موعود کی کی۔ اور بوقت بعیت کیوں نہ کہا کہ "احمد" کی بعیت میں ہم پہلے سے داخل ہیں۔ آپ کا نام احمد نہیں ہے؟

(۱۰) حضرت مسیح موعود نے کیوں اپنے آپکو "احمد" کا مصداق شائع فرمایا۔ اور احمد نام پر بعیت بھی لی۔ جماعت کا نام بھی "احمدی" نہ کہا۔ اور نعمت اللہ ولی نے اپنے قصیدہ میں اح م د مسیحا تم کہا۔ اور حضرت مسیح موعود نے اس پیشگوئی کو اپنے حق میں باوجود احمد نام نہ ہونیکے قرار دیکر بطور دلیل پیش کیا؟

نبوت مسیح موعود کے متعلق چند نئے حوالے

بعد تحمید و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ بلاریب شریعت اسلامیہ میں مسائل اختلافیہ ہیں۔ مگر مسئلہ نبوت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسا ہے جسمیں سب کے سب متفق ہیں (بجز ایک نو زائیدہ طائفہ کے) قرآن کریم میں کہیں نہیں آیا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد باب نبوت من کل الوجوہ مسدود ہو چکا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر اس کے برخلاف لن یبعث اللہ احدا من بعدہ سو گا فرما کر تنبیہ کیا گیا ہے کہ تم سے پہلے بھی ایک قوم کو یہ ٹھوکر لگی ہے خبردار ہو شیار رہنا کہ کہیں تم بھی اسی کا شکار نہ ہو جاؤ مگر آہ! صد آہ!! ان لوگوں نے اس سے کچھ فائدہ نہ اٹھایا اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ اب ہرگز نبی نہیں آسکتا حالانکہ کلام پاک سے بیّن طور پر ثابت ہوتا ہے کہ خاتم الانبیاء کے خدام اس مرتبہ سے سرفراز کئے جائینگے جیسا کہ آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین شاہد ہے اس آیت کا ترجمہ کرنے سے پیشتر میں لفظ لکن کی تشریح کر دیتا ہوں لکن استدراک کے لئے ہوتا ہے (صراح و کافیہ) استدراک کی تعریف یہ ہے کہ جس چیز کے ثبوت میں وہم واقعہ ہو اسکو رفع کرے مثلاً ما کان زید شجاعا لکن کریم کہ شجاعت اور کرم دونوں باتیں قریب قریب ہیں دوسرے سے جدا نہیں ہوتیں۔ لہذا ان دونوں میں سے ایک بات کرنے سے وہم پیدا ہوتا ہے کہ دوسری بات کی نفی بھی کر دی گئی ہے (اتقان) تو اب آیت کریمہ کا ترجمہ یوں ہو گا نہیں ہے محمد باپ کسی کا مردوں تمہارے میں سے ولیکن پیغمبر خدا کا ہے اور مہر تمام نبیوں پر (رفیع الدین) یعنی گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمانی اولاد نہیں ہے۔ لیکن وہ لوگ جو اسکی مہر لگوا کر نبوت کرینگے وہ اس کے روحانی فرزند ہونگے اگر یہ ترجمہ درست نہیں تو پھر وہ اعتراض درست ہے جو ایک جماعت قریش عاصی بن وائل وغیرہ نے جب آپ کے ایک فرزند کا انتقال ہوا کیا تھا کہ بتر محمد اللیلۃ یعنے آج کی رات محمد ابتر ہو گیا یعنے منقطع النسل حالانکہ خداوند تعالےٰ نے اسکی تردید میں ارشاد فرمایا ہے انا اعطیناک الکوثر تحقیق عطا کی ہمنے تجھکو کوثر۔ اب کوثر کا ترجمہ یہ ہے الکوثر مرد بسیار خیر (صراح) مرد بسیار خیر و بسیار دہش و مہتر انتہی الاریب وفی القاموس الکوثر الکثیر من کل شی انتہی ونہر فی الجنۃ یتفجی منہ جمیع انہارھا وقیل ھو اولادہ واتباعہ او علماء امتہ وھو (المعات) ایضاً من افرادہ وقد جاء الکوثر بمعنی الرجل الخیر الکثیر العطاء والسید۔ عکرمہ نے کہا مراد نبوت و قرآن ہے وان من امتہ الا اخلا فیھا نذیر سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ ہر زمانہ میں نبی آئینگے اور بزرگان سلف نے اسکا یہی مفہوم خیال کیا ہے جیسا کہ مولانا روم نے فرمایا ہے مثنوی

گفت نبود ہیچ خالی امتے ✤ از خلیفہ حق صاحب ہمتے

قول ان من امتہ رایا دگیر ✤ تا بہ الا خلا فیھا نذیر

گفت پیغمبر کہ شیخ رفتہ پیش ✤ او نبی باشد میان قوم خویش

مذکورہ بالا حوالجات سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ امت محمدیہ میں نبی آسکتا ہے مگر یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر کیا وجہ ہے کہ بجز مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیگر بزرگان دین کو نبی نہیں کہا جاتا اور یہ نام مسیح موعود ہی کے لئے کیوں مخصوص ہے سو عرض ہے کہ حکیم محمد علی ترمذی فرماتے ہیں کہ مجذوب آدمی کے واسطے چند منزلیں ہیں ان میں سے بعض کو تو نبوت کا ایک ثلث کہتے ہیں اور بعض کو ایک نصف اور بعض نصف سے زیادہ اور ہوتے ہوتے یہانتک پہنچ جاتا ہے کہ مجذوبی کی حالت میں جا پڑتا ہے اور نبوت سے اس کا حصہ تمام مجذوبوں سے زیادہ ہوتا ہے۔ اور وہ ولیوں کا ختم کرنے والا ہوتا ہے اور سب ولیوں کا مہتر یعنے سردار ہوتا ہے۔ جیسا کہ مصطفےٰ اللہ کا ان پر درود ہو سب نبیوں کے خاتم ہوئے ہیں سب کے آپ سردار بھی تھے اور نبوت بھی آپ پر ختم تھی اور آپنے فرمایا ہے ہو کتاب کہ مجذوب مہدی ہو۔ (تذکرۃ الاولیاء) اور نواب صدیق حسن خان صاحب فرماتے ہیں اسلام غریب ہو گیا مسلمانوں پر ادبار آگیا۔ یہود کی طرح ذلیل و محتاج ہو گئے انا للہ اب ان کی بھی یہی حالت ہو گئی ہے کہ جب تک مثل بہاڑ بنی اسرائیل کے کسی امام مہدی ہادی یا نبی برحق کا کوڑا ان کو نہ لگے گا تب تک یہ بھی اپنے عہد پر نہ چلیں گے سیرت مہدی علیہ السلام میں آیا ہے کہ وہ سنت کو زندہ اور بدعت کو مردہ کرینگے اور تقلید کو اٹھا دیں گے کتاب و سنت پر سب کو چلا دینگے (ترجمان القرآن صفحہ ۱۰۹ جلد اول)

سو جب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالےٰ نے نبی کہا اور احادیث میں اس کا نام نبی رکھا گیا اور سلف صالحین بھی اس کو نبی خیال کرتے رہے اور اس نے خود بھی نبوت کا دعویٰ کیا تو ہمنے اسکو نبی مان لیا۔ اگر کسی دوسرے آدمی میں یہ باتیں پائی جاتی ہیں تو پیش کرو ہم ماننے کو تیار ہیں والسلام

(سید مظہر حسین از کٹھا تلیاں ضلع سیالکوٹ)

الوداعی نظم

"اس سال جو طلباء امتحان انٹرنس میں بیٹھنے والے ہیں ان کو فوقانیہ کلاس کے طلباء نے الوداعی پارٹی دی جس پر یہ نظم رشید احمد ارشد متعلم فوقانیہ نے پڑھی"

یارانِ مدرسہ سے ... جدائی کا روز ہے
اسواسطے قلوب میں رقت ہے سوز ہے

آیا کریں گی یاد وہ دیرینہ صحبتیں
وہ شوق سے بھری ہوئی آپس کی الفتیں

یہ مرحلہ اگرچہ نہایت ہی شاق ہے
لیکن فضول شکوۂ حالِ فراق ہے

ہم بھی تمہارے ساتھ ہیں بس اک سال اور ہے
پھر جو تمہارا حال وہی اپنا حال ہے

اللہ سے دعا ہے کہ ہو جاؤ کامیاب
پھر قادیاں میں آؤ تو بس آؤ کامیاب

تعلیم ہو ہماری نہ دنیا کے واسطے
بلکہ ہو دین احمد والا کے واسطے

ایسا نمونہ خوب دکھائیں جہاں میں
قرآں کی آیتیں ہوں ہماری ہی شان میں

تبلیغ احمدیت دارالامان کریں
اسلام کے علوم ہمیشہ بیاں کریں

تعلیم سے ہمارا یہ مقصد مدام ہو
ہر ایک ہم سے سالک راہ کرام ہو

یہ الوداع موجب رنج کثیر ہے
لیکن یہی تو جاذبِ فضل قدیر ہے

جب تک نہ سر پہ شامِ فراقِ حبیب ہو
ہرگز نہ وصل و لبریکتا نصیب ہو

اک اور امتحاں بھی ہے درپیش بالضرور
اسمیں بھی کامیاب ہوں یارانِ نزد و دور

پوری یہ آرزو مری ارشد خدا کرے
ہر ایک بھائی ہاتھ اٹھا کر دعا کرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

۱- مسٹر لائڈ جارج وزیر اعظم انگلستان کو قتل کرنیکی سازش کرنے والے گرفتار ہوئے مقدمہ قائم کیا گیا جو ختم ہوگیا مجرمین کو ۱۰-۷-۵ سال سزا ہوئی۔

۲- ۱۰ مارچ کو سردار ایوب جان کے سات بیٹوں کو ہوٹل سے کھانا کھا کر باہر نکلتے ہوئے عین دروازے پر گرفتار کر کے قلعہ میں پہنچا دیا گیا۔

۳- انڈین پریس ایسوسی ایشن کا ڈیپوٹیشن پریس ایکٹ کی سختی کی شکایت لے کر جناب وائسرائے ہند کے حضور پہنچا۔ ایڈریس کے جواب میں حضور نے جو کچھ فرمایا اسکا خلاصہ یہ ہے کہ موجودہ حالات کا اقتضاء ہی کہ یہ ایکٹ اسی طور پر جاری رہے اخباروں اور پریسوں کی تعداد میں اضافہ بتاتا ہے کہ اسمیں قابل شکایت تشدد نہیں۔

۴- ہندوستانی فوجہ جنگ کے جو شرائط مشتہر ہوئے ہیں ان میں سے ایک طریق یہ بھی ہے جسمیں غریب بھی حصہ لے سکتے ہیں کہ ۱۲ یا ۱۰ یا ۸ روپے جمع کرا کے علی الترتیب ۵ و ۴ و ۳ مربعہ کاشت سرٹیفکیٹ ڈاکخانہ سے ملجاتا ہے جو پانچسال بعد وصول ہو سکتا ہے۔

۵- سر ہارکورٹ بٹلر بالقابہ صوبجات متحدہ کے لفٹنٹ گورنر مقرر ہوئے

۶- بنگال کے نئے گورنر لارڈ رانلڈشے ۲۱ مارچ کو کلکتہ پہنچینگے۔

۷- پیغام والوں نے ایک مسلم ہائی سکول لاہور کا پراسپکٹس شائع کیا۔ پرنسپل مولوی صدرالدین صاحب بی اے بی ٹی اردو کے پروفیسر بھی ایم اے یا ایم۔ ایس ۱۸ کے قریب ہیں فیس جو معمولی مدرسوں میں ہے دینی تعلیم کا خصوصیت سے انتظام ہوگا۔ بورڈنگ کا انتظام بھی ہے اہور خرچ خوراک

۸- ب میں نہری رقبہ قریباً ۹ ملین ایکڑ تک پہنچ چکا ہے ۱۹۱۶ میں نہری علاقہ کی پیداوار ۸۴۰۰۰۰۰

۹- درہ دانیال کمیشن کی رپورٹ شائع ہوگئی ہے اسمیں مذکور ہے۔ کہ انہم کا منشا جو آبنار سے گذر کر قسطنطنیہ تک پہنچانا تھا ناکامیاب رہا لیکن اصلی مدعا روسیوں کی طرف سے دشمن کو ہٹانا تھا۔ اس بارہ میں پوری کامیابی حاصل ہوئی۔

۱۰- دارالعوام میں وزیر اعظم نے کہا کہ گورنمنٹ آئرلینڈ کے ان حصوں کو حکومت خود اختیاری عطا کرنے پر آمادہ ہے جن کی طرف سے اسکا مطالبہ ہے السٹر کو جبراً آئرش حکومت کے نیچے لانا ٹھیک نہیں۔

۱۱- پنجاب کے اخبار نویسوں کے قائمقام منشی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار منتخب ہوئے ہیں جو عراق عرب میں سرکاری خرچ پر جاکر وہاں کے چشمدید حالات لکھینگے۔

۱۲- پٹیالہ میں عدالتی زبان گورمکھی ہی رہی۔ اردو نہیں

۱۳- پنجاب ڈبل کمپنی میں سوا دو سو سے زیادہ نوجوانوں کا نام آچکا ہے۔ اب ڈاکٹری ملاحظہ کے بعد فہرست شائع ہوگی۔

۱۴- آنریبل سر ملک عمر حیات خاں ٹوانہ بالقابہ ۲½ سال کی خدمات جنگ کے بعد بوجہ علالت واپس آئے ہیں۔

۱۵- انجمن حمایت الاسلام کے سالانہ جلسہ کے پریزیڈنٹ نواب زادہ میجر محمد حمید اللہ خان صاحب چیف سکرٹری بھوپال میں ۶ و ۷ و ۸ اپریل کو جلسے

۱۶- افواج برطانیہ نے بغداد فتح کر لیا۔ ۱۱ مارچ کو لاہور میں چراغان ہوا۔ قلعہ المعمارہ پہلے لیا جا چکا ہے

۱۷- حضور وائسرائے کے سب سے بڑے صاحبزادے کو جنگ میں چشم زخم پہنچا۔ مودبانہ اظہار ہمدردی

۱۸- صوبجات متحدہ میں بھی کرپان (سکھوں کی) قانون اسلحہ سے مستثنیٰ ہوئی۔

۱۹- جینیو کے صوبیدار ہرنام سنگھ جرمن قید میں پڑ گئے تھے وہاں سے مفصل حالات بھیجے ہیں۔ کہ جرمنوں نے بہت برا سلوک ان سے کیا

۲۰- نظام حیدر آباد کی طرف سے آبدوز کشتیوں کی جنگ میں ۱۵ لاکھ پیش ہوا۔ جو حضور وائسرائے نے قبول فرمایا۔

ایک مکتوب

برادر ایوب احمد مشرقی افریقہ سے لکھتے ہیں:۔ ڈاکٹر فضل کریم صاحب کے وجود کے باعث جماعت کو بہت تقویت ہے۔ بن دیکھے مومنون بالغیب کے ماتحت فدائی احمدیت ہیں۔ جمعہ میں ہی پڑھایا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے پچھلے جمعہ میں بندگان دس احمدی بھائی تھے۔ چندہ جمع کیا گیا جو کہ انشاء اللہ جلدی ارسال خدمت ہوگا۔ میں مباسہ سے ۱۴ میل پر رہتا ہوں مگر جمعہ کے لئے جایا کرتا ہوں۔ آج خیال آیا ہے سیرۃ ابدال اور خطبہ الہامیہ کسی عربی عالم سے پڑھا کروں اس طرح اس عالم کو بھی تبلیغ ہو جائیگی۔

سوال۔ حضور اس ملک میں اکثر ہندوستانی لوگ ادھر کے دیسی مردوں کو اپنے ہاں زنانوں کی موجودگی میں برتن وغیرہ صاف کرنے کے لئے نوکر رکھتے ہیں۔ صبح سے شام تک وہ صاحبہ خانہ کے ساتھ مدد کرتے ہیں عورتیں بھی موجود ہیں لیکن عموماً مردوں کو ہی گھر میں نوکر رکھنے کا رواج پڑا ہوا ہے۔ کیا مذکورہ بالا دستور شریعت کے مطابق ہے یا مخالف؟

جواب۔ فرمایا۔ ناجائز ہے۔

درخواست دعا۔ امسال جو طلباء انٹرنس و مولوی فاضل کا امتحان دینے جا رہے ہیں سب کی کامیابی کے لئے احباب دعا کرتے رہیں۔

نوٹس جلسہ سیرٹ سے واپس آکر یہ مارچ کا تیسرا پرچہ شائع کیا جاتا ہے۔ الحمد للہ کہ چار ماہ کے ۱۵ پرچے تو وقت پر نکل چکے اب صرف ۲۹ مارچ کا سولہواں پرچہ باقی ہے۔ جو انشاء اللہ ناظرین کی خدمت میں ارسال ہوگا۔ اگرچہ میں (ایڈیٹر فاروق) ایک دینی خدمت کے لئے باہر جانے والا ہوں مگر پرچہ ضرور شائع ہوگا احباب مطمئن رہیں۔

(ایڈیٹر)